مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیر معارف القرآن (سورۃ مریم) میں وارد احادیث کا علمی جائزہ

The scholarly evaluation of Ahadith narrated in Sura Maryam in Tafseer Ma'arif ul Quran by Mufti Muhammad Shafi.

شاہد امین[i] نظام الدین[ii]

Abstract

Tafseer Ma,arif ul Quran by Mufti Muhammad Shafi (1897- 1974) is well known classical commentary of the Quran written in Urdu.The researcher has selected Nineteen Ahadith in sura Maryam which are quoted by Mufti Muhammad Shafi in Tafseer Ma,arif ul Quran . The main objective of the research is to analyze the ahadith to determine the sahih ("authentic"), hasan ("good") and dha،if (weak).Therefore it is necessary to examine both elements of hadith , sanad(،chain، of the narrators)and matn(the wording of hadith).

Early religious scholars stressed the importance of the sanad (،chain، of the narrators). Abd Allah ibn al-Mubarak said, "The isnad is from the religion; were it not for the isnad anyone could say anything they wanted.This article is to bring in the knowledge of the student, teachers and religious clerics, the authentic proof regarding the ahadith of sura Maryam .The study is qualitative in nature and it needed extensive desk study.The reliance of the hadith specialists upon isnad in determining the sahih (authentic, hasan (good) and dha،if (weak).

The conclusion of this article based upon the research and finding of the well-known classical researchers (aima jarah wa tadeel) in field.

مفتی محمد شفیعؒ (۱۸۹۷-۱۹۷۴ء) کی تفسیر "معارف القرآن" اردو زبان کی ممتاز تفاسیر اور اہم مراجع میں سے ہے۔ اس تفسیر کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبولیت عامہ سے نوازا ہے۔ آپؒ نے اپنی

---

i پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

ii پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

تفسیر معارف القرآن میں مختلف تفاسیر اور کتب حدیث سے احادیث ذکر کی ہیں، جن میں بعض احادیث قابل غور ہیں، چونکہ سور قرآنیہ میں ذکر کردہ بعض احادیث کے راویوں پر ائمہ جرح و تعدیل نے کلام کر کے کھرے اور کوٹے میں تمیز کی ہے، جس کی وجہ سے کلام خوب منقح ہو کر واضح ہو جاتا ہے۔

ائمہ حدیث ہی چونکہ اسانید کے پرکھنے والے اور رجال حدیث کے احوال پر خوب علم رکھنے والے تھے، جن کے شب وروز کوششوں کے نتیجے میں علم حدیث پروان چڑھی اور اکثر روایوں کی جانچ پٹک ہو کر یہ ذخیرہ ہمارے سامنے قرآن مجید کی صحیح تشریح بیان کرنے میں جعلی احادیث اور ان کے ناقلین سے صاف ہوا۔

مفسرین حضرات تفسیر قرآن کے لیے ہر قسم کے صحیح وضعیف روایات نقل کرتے ہیں، جن میں ان کے ہاں کوئی کڑی شرط نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے تفسیر قرآن میں مختلف قسم کی روایات جمع ہو جاتی ہیں۔ ان میں چند احادیث حسن کے درجہ سے گھٹ کر ضعیف تک پہنچ جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں سورۃ مریم میں مذکورہ احادیث پر ائمہ رجال کا کلام نقل کر کے محققین جرح وتعدیل کی کسوٹی پر جانچنے اور حاصل بحث کو قارئین کے استفادہ کی خاطر تحقیق کی گئی ہیں۔

1. **حدیث** سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنّ خَیْرَ الذِّکْرِ الْخَفِیِّ وَ خَیْر الرِّزق ما یَکْفِیْ "بہترین ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو جائے۔(ضرورت سے نہ گھٹے نہ بڑھے)۔"

حافظ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

أخبرنا ابن قتيبةقال:حدثناحرملةقال:حدثناابن وهب قال: أخبرنا أسامةبن زيدأن محمدبن عبدالرحمن بن أبى لبيبةحدثه أن سعدبن أبى وقاص قال: سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول: خيرالذكرالخفى وخير الرزق أو العيش ما يكفى[1].

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کو ابن ابی شیبہؒ نے مصنف میں (٦ :٨٥) امام احمد نے مسند میں (٣ :٧٦) امام بیہقی نے شعب الایمان میں (٢ :٨١) نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لبیبہ، کے علاوہ باقی رجال ثقہ ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ليس حديثه بشىء[2].

اس حدیث کی سند منقطع ہے اس لئے کہ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لہیعہ، سعد بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے مراسیل نقل کرتے ہیں[3]۔ صرف ابن حبان نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لہیعہ کی توثیق کی ہے[4]۔

2. **حدیث** انَّ الْعُلَمَاءَ ورثة الأنبياء و إن الأنبياء لم يورثوا ديناراً ولادرهماًإنما ورثوا العلم فمن أخذه اخذ بحظ وافر.

"بے شک علماء انبیاء کرام کے ورثاء ہیں، کیونکہ انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ ان کی وراثت علم ہوتا ہے، جس نے علم حاصل کیا اُس نے دولت حاصل کرلی۔"

سنن ابی داود میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

حدثنا مسدد بن مسرهدحدثناعبدالله بن داود سمعت عاصم بن رجاء بن حيوة يحدث عن داود بن جميل عن كثير بن قيس قال: كنت جالسا مع أبى الدرداء فى مسجد دمشق فجاءه رجل فقال: يا أبا الدرداء: إني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغنى أنك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجة قال: فإنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها رضا لطالب العلم و إن العالم ليستغفر له من فى السموات ومن فى الأرض والحيتان فى جوف الماء وإن فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب و إن العلماء ورثة الأنبياء وإن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ورثوا العلم فمن أخذه أخذ بحظ وافر[5].

حدیث پر تبصرہ

یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ اس حدیث کا راوی، داود بن جمیل، کو ابن حبان نے ثقہ لکھا ہے لیکن دار قطنی نے ضعیف کہا ہے۔ داود بن جمیل سے جو حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ کی سند سے ہے اس میں اضطراب ہے[6]۔

سنن ابی داود میں یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی منقول ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الوَزِيرِالدِّمَشقِيُّ حَدَّثَنَا الوَلِيدُ قَالَ: لَقِيتُ شَبِيبَ بنَ شَيبَةَ فَحَدَّثَنِى بِهِ عَن عُثمَانَ بنِ أَبِى سَودَةَ عَن أَبِى الدَّردَاءِ[7].

اس سند میں شبیب بن شیبہ ضعیف ہے۔ یحیٰ بن معین نے شبیب کو لیس بثقۃ، نسائی اور دار قطنی نے ضعیف، ابوزرعۃ وابو حاتم نے لیس بالقوی، ابوداود نے لیس بشیئ ابن عدی نے هذا لم أكتبه إلا عن الحسين بن عبد الله القطان وكان يحفظه، جبکہ صالح جزرۃ نے صالح الحديث اور الساجی نے صدوق یھم کے الفاظ سے یاد کیا ہے[8]۔

سنن ترمذی میں یہ حدیث اس سند اور ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

حدَّثَنا مَحْمُودُ بنُ خِدَاشٍ البَغدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَزِيدَ الوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ رَجَاءِ بنِ حَيوَة عَن قَيسِ بنِ كَثِيرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ المدِينة عَلَى أَبِي الدَّردَاءِ وَهوَ بِدِمَشقَ فَقَالَ: مَا أَقدَمَكَ يَا أَخِي فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُه عَن رَسُولِ اللّه صَلَّى اللّه عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ:أَمَا جِئتَ لِحَاجَة قَالَ: لَا قَالَ: أَمَا قَدِمتَ لِتِجَارَة قَالَ:لَا قَالَ:مَا جِئتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الحَدِيثِ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَن سَلَكَ طَرِيقًا يَبتَغِي فِيهِ عِلمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ وَإِنَّ الملَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ العِلمِ وَإِنَّ العَالِمَ لَيَستَغفِرُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الأَرضِ حَتَّى الحِيتَانُ فِي الماءِ وَفَضلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضلِ القَمَرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ إِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنبِيَاءِ إِنَّ الأَنبِيَاءَ لَم يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا العِلمَ فَمَن أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.[9]

حدیث پر تبصرہ

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ سند متصل نہیں ہے کیونکہ عاصم بن رجاء کا قیس بن کثیر سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عاصم اور قیس کے درمیان داود بن جمیل کا واسطہ ہے۔ سنن ابی داود اور سنن ابن ماجہ میں عاصم بن رجاء بن حیوۃ حدث عن داود بن جمیل عن کثیر بن قیس ہے۔ امام ترمذی نے قیس بن کثیر نام لکھا ہے جبکہ کثیر بن قیس صحیح ہے[10]۔

3. **حدیث** صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاَ نُوْرِثُ وَ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ."ہم انبیاء کی مالی وراثت کسی کو نہیں ملتی، ہم جو مال چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔"

صحیح بخاری میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن عائشةرضی الله عنهاأن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لاَ نُوْرِثُ وَ مَا تَرَكْنَاصَدَقَةٌ[11].

4. **حدیث** روی الکلینی فی الکافی عن ابی البختری عن ابی عبدالله قال: إنَّ سلیمان ورث داؤد و إنّ محمداًورث سلیمان.

"سیدنا سلیمان علیہ السلام سیدنا داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے اور محمد ﷺ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے وارث ہوئے۔"

تفسیر روح المعانی میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فقد روی الکلینی فی الکافی عن أبی البختری عن أبی عبد الله جعفرالصادق رضی الله تعالی عنه أنه قال: إن العلماء ورثة الأنبیاء وذلک أن الأنبیاء لم یورثوادرهم ولادینارا وإنما ورثوا أحادیث من أحادیثهم فمن أخذ بشیء منها فقدأخذ بحظ وافر[12].

5. **حدیث** سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کو رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجران کے پاس بھیجا تو انہوں نے سوال کیا کہ تمہارے قرآن میں سیدہ مریم کو "اُخت ہارون" کہا گیا ہے حالانکہ سیدنا ہارون علیہ السلام اُن سے بہت قرنوں پہلے گذر چکے ہیں سیدنا مغیرہ بن شعبہ کو اس کا جواب معلوم نہ تھا جب واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اُن سے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ اہلِ ایمان کی عادت یہ ہے کہ تبرکاً انبیاء علیہما السلام کے ناموں پر اپنے نام رکھتے ہیں اور اُن کی طرف نسبت کیا کرتے ہیں۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن المغیرةبن شعبة قال: لما قدمت نجران سألونی فقالوا: إنکم تقرؤن یا أخت هارون وموسی قبل عیسی بکذا وکذا فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سألته عن ذلک فقال: إنهم کانوا یسمون بأنبیائهم والصالحین قبلهم[13].

6. **حدیث** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نبوت اس وقت عطاء کر دی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے، اُن کا خمیر ہی تیار ہو رہا تھا۔

اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند، امام طبرانی نے اپنی معجم اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نقل کیا ہے۔

مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں:

حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بنُ سَعدٍ عَن بُدَيلٍ عَن عَبدِ اللهِ بنِ شَقِيقٍ عَن مَيسَرَةَ الفَجرِ قَالَ: قُلتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى كُتِبتَ نَبِيًّا قَالَ: وآدَمُ بَينَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ[14].

ابن ابی شیبہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

عفان قال حدثنا وهيب قال حدثنا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق أن رجلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم: متى كنت نبيا قال: كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد[15].

محقق شعیب الارنووط کے مطابق اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

7. **حدیث** طبرانی اور ابویعلیٰ نے بروایتِ سیدنا معاذ بن جبلؓ یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ جنت کو کسی چیز پر حسرت نہ ہوگی بجز اُن لمحات کے جو بغیر ذکر اللہ کے گذر گئے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا أبو عامر محمد بن إبراهيم النحوى المصرى ثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقى ثنا يزيد بن يحيى أبو خالد عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس يتحسر أهل الجنة إلا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله فيها[16].

8. **حدیث** بغوی بروایت سیدنا ابوہریرہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مرنے والے کو حسرت وندامت سے سابقہ پڑے گا۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ یہ حسرت وندامت کس بنا پر ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیک اعمال کرنے والے کو اس پر حسرت ہوگی کہ اور زیادہ نیک اعمال کیوں نہ کئے کہ اور زیادہ درجاتِ جنت ملتے اور بدکار آدمی کو اس پر حسرت ہوگی کہ وہ اپنی بدکاری سے باز کیوں نہ آیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا سويد بن نصر قال: أخبرنا ابن المبارك قال:أخبرنا يحيى بن عبيد الله قال: سمعت أبى يقول: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما

من أحد يموت إلا ندم قالوا: وما ندامته يا رسول الله قال: إن كان محسنا ندم أن لا يكون ازداد وإن كان مسيئا ندم أن لا يكون نزع[17].

حدیث پر تبصرہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا راوی یحیٰ بن عبید اللہ ہے جس کا پورا نام یحیٰ بن عبید اللہ بن موہب ہے۔ ابن عیینہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحیٰ بن سعید القطان پہلے یحیٰ بن عبید اللہ سے روایت کرتے تھے بعد میں روایت کرنا ترک کر دی کہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

يحيى بن عبيد الله منكرالحديث ليس بثقة و احاديثه مناكير لا يعرف هو ولا أبوه[18].

9. **حدیث** صحیح بخاری و مسلم میں سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاَ تَبدَأ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارىٰ بِالسَّلاَمِ. " یہود و نصاریٰ کو ابتداً سلام نہ کرو۔"

صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام فإذا لقيتم أحدهم فى طريق فاضطروه إلى أضيقه[19].

10. **حدیث** بعض روایاتِ حدیث میں ایک ایسے مجمع کو ابتدائی سلام کرنا خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جس میں کفار و مشرکین اور مسلمان سب جمع تھے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم ہی میں سیدنا اُسامہؓ کی روایت سے ثابت ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

أخبرني أسامة بن زيد: أن النبي صلى الله عليه وسلم ركب حمارا، عليه إكاف تحته قطيفة فدكية، وأردف وراءه أسامة بن زيد، وهو يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن الخزرج، وذلك قبل وقعة بدر، حتى مر في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الأوثان واليهود، وفيهم عبد الله بن أبي ابن سلول، وفي المجلس عبد الله بن رواحة، فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة، خمر عبد الله بن أبي أنفه بردائه، ثم قال: لا تغبروا علينا، فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف، فنزل فدعاهم إلى الله، وقرأ عليهم القرآن، فقال عبد الله بن أبي ابن سلول: أيها المرء، لا أحسن من هذا إن كان ما تقول حقا، فلا تؤذنا في مجالسنا، وارجع إلى رحلك، فمن جاءك منا فاقصص عليه، قال عبد الله بن رواحة: اغشنا في مجالسنا فإنا نحب ذلك، فاستب المسلمون والمشركون واليهود، حتى هموا أن يتواثبوا، فلم يزل النبي صلى الله

عليه وسلم يخفضهم، ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة، فقال: «أي سعد، ألم تسمع إلى ما قال أبو حباب - يريد عبد الله بن أبي - قال كذا وكذا» قال: اعف عنه يا رسول الله واصفح، فوالله لقد أعطاك الله الذي أعطاك، ولقد اصطلح أهل هذه البحرة على أن يتوجوه، فيعصبونه بالعصابة، فلما رد الله ذلك بالحق الذي أعطاك شرق بذلك، فذلك فعل به ما رأيت، فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم.[20]

11. **حدیث** رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ:

واللہِ لاَ َسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ انہ عنہ۔"**واللہ! میں آپ کے لئے اُس وقت تک ضرور استغفار یعنی دُعاءِ مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے منع نہ فرمادیا جائے۔"اس پر یہ آیت نازل ہوئی:** مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ "**نبی اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں۔اس آیت کے نازل ہونے پر اپنے چچا کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیا۔**"

صحیح بخاری میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابن المسيب، عن أبيه، أن أبا طالب لما حضرته الوفاة، دخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم وعنده أبو جهل، فقال: «أي عم، قل لا إله إلا الله، كلمة أحاج لك بها عند الله» فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية: يا أبا طالب، ترغب عن ملة عبد المطلب، فلم يزالا يكلمانه، حتى قال آخر شيء كلمهم به: على ملة عبد المطلب، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «لأستغفرن لك، ما لم أنه عنه» فنزلت: {ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم}[التوبة: 113].ونزلت:{إنك لا تهدي من أحببت} [القصص: 56].[21]

12. **حدیث** رسول اللہ ﷺ سے عبد اللہ بن ابی الحمساء کی روایت سے ایک واقعہ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے وعدہ کر کے تین دِن تک اُسی جگہ انتظار کیا۔

ابو داود میں یہ حدیث ان الفاظ میں منقول ہے:

حدثنا محمد بن يحيى بن فارس النيسابورى حدثنا محمد بن سنان حدثنا إبراهيم بن طهمان عن بديل عن عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق عن أبيه عن عبد الله بن أبى

الحمساء قال: بايعت النبى صلى الله عليه وسلم ببيع قبل أن يبعث وبقيت له بقية فوعدته أن آتيه بها فى مكانه فنسيت ثم ذكرت بعد ثلاث فجيئت فإذاهوفى مكانه فقال:يا فتى لقد شققت على أنا هاهنا منذ ثلاث أنتظرک[22].

حدیث پر تبصرہ

یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے۔ اس حدیث کو بیہقی نے السنن الکبریٰ اور ضیاء الدین نے المستخرج میں عن عبد الکریم عن عبد اللہ بن شقیق عن اَبیہ عن عبد اللہ بن اَبی الحمساء کی سند سے نقل کیا ہے۔ شقیق کا اسلام لانا یقینی نہیں ہے[23]۔

13. **حدیث** رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الْعِدَّةُ دَيْنٌ ."وعدہ ایک قرض ہے۔"

امام طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

حدثنا حمزة بن داود بن سليمان بن الحكم بن الحجاج بن يوسف الثقفي الأبلي قال: نا سعيد بن مالك بن عيسى الأبلي قال: نا عبد الله بن محمد بن الأشعث الحداني، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله بن مسعود، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «العدة دين»[24].

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کو اعمش سے صرف عبد اللہ بن محمد بن الاَشعث نے اور ان سے صرف سعید بن مالک بن عیسی الاَبلی نے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں، حمزۃ بن داود، جس کو دار قطنی نے ضعیف کہا ہے۔ لیکن متعدد طرق کی وجہ سے یہ **حدیث حسن** ہے[25]۔

14. **حدیث** ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

وأى المؤمن واجب ."وعدہ مؤمن کا واجب ہے۔"

امام ابن عبد البر قرطبی نے الاستذکار میں اس حدیث کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

جاء فى الأثرأى المؤمن واجب أى واجب فى أخلاق المؤمنين[26].

15. **حدیث** سیدنا ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس شخص

کی نماز نہیں ہوتی جو نماز میں اِقامت نہ کرے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

«لا تجزئ صلاة لا يقيم فيها الرجل - يعني - صلبه في الركوع والسجود».

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے[27]۔

16. **حدیث** رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبرئیل علیہ السلام سے یہ آرزو ظاہر فرمائی کہ ذرا زیادہ آیا کرو، اس پر سورۃ مریم ۱۹: ۶۴ نازل ہوئی۔

صحیح بخاری میں یہ حدیث ان الفاظ میں منقول ہے:

عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «يا جبريل، ما يمنعك أن تزورنا أكثر مما تزورنا» ، فنزلت: {وما نتنزل إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا[28].

17. **حدیث** سیدنا ابو سمیہؒ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نیک آدمی یا فاجر آدمی باقی نہ رہے گا جو ابتداءً جہنم میں داخل نہ ہو، مگر اس وقت مؤمنین متقین کے لئے جہنم بردو سلام بن جائے گی جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے نارِ نمرود بردو سلام بنادی گئی تھی، اس کے بعد مؤمنین کو یہاں سے نجات دے کر جنت میں لے جایا جائے گا۔

یہ مضمون سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

مسند امام احمد بن حنبلؒ میں اس حدیث کی سند اور الفاظ یہ ہیں:

حدثنا غالب بن سليمان أبو صالح، عن كثير بن زياد البرساني، عن أبي سمية، قال: اختلفنا هاهنا في الورود، فقال بعضنا: لا يدخلها مؤمن، وقال بعضنا: يدخلونها جميعا، ثم ينجي الله الذين اتقوا، فلقيت جابر بن عبد الله، فقلت له: إنا اختلفنا هاهنا في الورود، فقال يردونها جميعا، وقال سليمان مرة: يدخلونها جميعا (1) فقلت له: إنا اختلفنا في ذلك الورود، فقال بعضنا: لا يدخلها مؤمن، وقال بعضنا: يدخلونها جميعا، فأهوى بإصبعيه إلى أذنيه، وقال: صمتا، إن لم أكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " الورود: الدخول، لا يبقى بر ولا فاجر إلا دخلها، فتكون على المؤمن بردا وسلاما، كما كانت على إبراهيم، حتى إن للنار، - أو قال: لجهنم - ضجيجا من بردهم، ثم ينجي الله الذين اتقوا، ويذر الظالمين فيها جثيا[29]."

حدیث پر تبصرہ

اس حدیث کو عبد بن حمید نے مسند میں ۱ :۳۳۳ اور بیہقی نے شعب الایمان میں [۱ :۵۷۲]اسی سند کے ساتھ جب کہ امام حاکم نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بنُ حَمْشَاذَ العَدلُ ثَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ إِسحَاقَ القَاضِي وَالحُسَينُ بنُ الفَضلِ البَجَلِيُّ قَالَا: ثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ غَالِبُ بنُ سُلَيمَانَ بنِ حَربٍ عَن كَثِيرِ بنِ زِيَادٍ أَبِي سَهلٍ عَن مُنَيلَةَ الأَزدِيَّةِ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ شَيبَةَ [۴ :۶۳۰] اس حدیث کی دونوں سندیں صحیح ہیں[30].

18. **حدیث** سیدنا خباب بن الارتؓ کی روایت ہے کہ اُن کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمہ تھا، یہ اُن کے پاس تقاضا کے لئے گئے، اُس نے کہا: میں تو تمہارا قرض اُس وقت تک نہیں دُوں گا جب تک تم محمد ﷺ کے ساتھ کفر وانکار کا معاملہ نہ کرو، اُنہوں نے جواب دیا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا جب تک کہ تم مرو پھر زندہ ہو جاو۔ عاص بن وائل نے کہا کہ اچھا! کیا میں مر کر پھر زندہ ہوں گا؟ اگر ایسا ہے تو تو بس تمہارا قرض بھی اُسی وقت چکا دوں گا، جب دُوبارہ زندہ ہوں گا کیونکہ اُس وقت بھی میرے پاس مال اور اولاد ہوں گے۔

صحیح بخاری میں یہ حدیث ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

عن خباب، قال: كنت قينا في الجاهلية، وكان لي على العاص بن وائل دراهم، فأتيته أتقاضاه، فقال: لا أقضيك حتى تكفر بمحمد، فقلت: «لا، والله لا أكفر بمحمد صلى الله عليه وسلم، حتى يميتك الله، ثم يبعثك» ، قال: فدعني حتى أموت، ثم أبعث فأوتى مالا وولدا، ثم أقضيك فنزلت: {أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال: لأوتين مالا وولدا} [مريم: 77] الآية[31].

19. **حدیث** بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ نے سیدنا ابو ہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو سیدنا جبرئیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو، سیدنا جبرئیل علیہ السلام سارے آسمانوں میں اس کی منادی کرتے ہیں اور سب آسمان والے اس سے محبت

کرنے لگتے ہیں، پھر یہ محبت زمین پر نازل ہوتی ہے اور زمین والے بھی سب اس محبوب خدا سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

صحیح مسلم میں یہ حدیث ان الفاظ سے منقول ہے:

"إذا أحب الله العبد نادى جبريل: إن الله يحب فلانا فأحببه، فيحبه جبريل، فينادي جبريل في أهل السماء: إن الله يحب فلانا فأحبوه، فيحبه أهل السماء، ثم يوضع له القبول في الأرض[32] "

خلاصہ

اس آرٹیکل میں سورۃ مریم میں وارد انیس(۱۹) احادیث کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ پہلی حدیث میں ذکرِ خفی کو بہترین ذکر قرار دیا گیا ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے، دوسری حدیث میں علماء کو انبیاء کا وارث ٹھہرایا گیا ہے، تیسری حدیث میں انبیاء کرام کے ترکہ سے متعلق تحقیق ہے، پانچویں حدیث میں سیدہ مریم علیہا السلام کا ذکر ہے، چھٹی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا تذکرہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے قبل رسول اللہ ﷺ کو نبوت عطا کی گئی۔ ساتویں حدیث ذکر اللہ کی فضلیت کا بیان ہے ، یہ ساری احادیث قابل استدلال اور حسن کے درجے سے اوپر کی ہیں، جب کہ آٹھویں حدیث امام احمد بن حنبل نے یحیٰ بن عبید اللہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ نویں اور دسویں حدیث میں اہل کتاب کو سلام میں پہل نہ کرنے کا حکم ہے۔ گیارھویں حدیث میں رسول للہ ﷺ کا اپنے چچا ابو طالب کے لیے دعا کرنے اور حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی ممانعت کا واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ بارہویں حدیث قابل استدلال معلوم نہیں ہوتی۔ تیرھویں اور چودھویں حدیث میں ایفائے عہد کا ذکر ہے۔ پندرھویں حدیث میں اقامت صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ سترھویں حدیث میں متقین مومنین کی نجات کا تذکرہ ہے۔ اٹھارویں حدیث میں سیدنا خبابؓ کا دین کے لیے قربانی کا ذکر ہے اور انیسویں حدیث میں بندہ مومن سے اللہ کی محبت کا تذکرہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 صحیح ابن حبان ۳: ۹۱، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ

2 الجرح التعدیل لابن حاتم ۷: ۳۱۹، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد دکن، ۱۹۹۰ء

3 الضعفاء والمتروکون، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد الدار قطنی ۳: ۱۲۹، ۱، المجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ، ۱۴۰۰ھ

4 الثقات لابن حبان ۷: ۳۶۹، حدیث(۱۰۴۷۸)، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد دکن، ۱۹۹۵ء

5 سنن ابی داود، کتاب العلم(۱۹) باب: الحرص علی العلم (۱) حدیث(۳۶۴۱) لمکتبۃ العصریۃ۔ بیروت، ۱۴۲۰ھ

6 میزان الاعتدال، ۲: ۴ حدیث(۲۵۹۹) دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت۔ لبنان، ۱۴۲۸ھ

7 سنن ابی داود، کتاب العلم، ۱۹ باب: الحرص علیا لعلم ا حدیث: ۳۶۴۲۔

8 میزان الاعتدال ۲: ۲۶۳ حدیث(۳۶۶۱)

9 سنن ترمذی، کتاب: ابوابا لعلم(۳۴) باب: ماجاء علی الفقہ علی العبادۃ(۹۱) حدیث(۲۶۸۲)، شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی۔ مصر، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

10 تہذیب التہذیب ۸: ۴۲۶۔۔۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال ۲۴: ۱۴۹

11 صحیح بخاری، کتاب، الفرائض(۶۴) باب، قول النبی ﷺ لا نورث ما ترکنا صدقۃ(۳) حدیث(۶۷۲۷)

12 شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی آلوسی، تفسیر روح المعانی ۸: ۳۸۴، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت

13 صحیح مسلم، کتاب الادب(۱) باب النَّہی عَنِ التَّکَنِّی بِأَبِی القَاسِمِ وَبَیَانِ مَا یُستَحَبُّ مِنَ الأَسمَاءِ(۳۸) حدیث (۲۱۳۵) دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ۔۔۔ سنن ترمذی، کتاب ابواب تفسیر القرآن(۴۹) باب و من سورۃ مریم: ۲۰، حدیث(۳۱۵۵)

14 مسند امام احمد بن حنبل ۳۴: ۲۰۲، حدیث مسیرۃ الفجر، حدیث(۲۰۵۶۹)، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ

15 عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم، مصنف ابن ابی شیبہ ۷: ۳۲۹، مکتبۃ الرشد، الریاض

16 سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر ۲۰: ۹۳، مکتبۃ ابن تیمیہ قاہرہ، ۱۴۲۰ھ

17 سنن ترمذی، کتابالزہد(۳۸) باب(۵۸) حدیث(۲۴۰۳)

18 الجرح التعدیل لابن ابی حاتم ۹: ۱۶۷

19 صحیح مسلم، کتاب، الادب(۱) باب، النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم(۴) حدیث(۲۱۶۷)

20 صحیح بخاری، کتاب، الاستیذان(۵۸)، باب: التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین و المشرکین(۲۰) حدیث (۶۲۵۴)۔۔۔ صحیح مسلم، کتاب، الجہادوالسیر(۳۲) باب فِی دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِلَی اللہِ وَصَبرِہِ عَلَی أَذَی المُنَافِقِینَ(۴۰) حدیث(۱۷۹۸)

21 صحیح بخاری، کتاب، المناقب(۴۲) باب قصہ ابی طالب(۱۰۸) حدیث(۳۸۸۴)

22 سنن ابی داود، کتاب، الادب(۳۵) باب، العدۃ(۸۹) حدیث(۴۹۹۶)

23 جمال الدین ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمن المزی، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف ۴: ۳۱۳، المکتب الاسلامی والدار القیمہ، ۱۴۰۳ھ

24 سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الاوسط ۴: ۲۳، دار الحرمین۔ قاہرہ، ۱۴۱۸ھ

25اسنی المطالب فی اَ حادیث مختلفۃ المراتب، محمد بن محمد درویش ابو عبد الرحمن الحوت الشافعی ۱: ۱۹۱، حدیث (۹۳۴) دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ

26ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری القرطبی، الاستذکار ۵: ۱۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۱ھ

27سنن ترمذی، کتاب: ابواب الصلوۃ ۲، باب: مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يُقِيمُ صُلبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ: ۸۱، حدیث (۲۶۵)

28 صحیح بخاری، کتاب، التوحید ۷۶، باب: وَلَقَد سَبَقَت كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا المُرسَلِينَ الصافات: ۲۸، حدیث (۷۴۵۵)

29مسند امام احمد بن حنبل ۲۶: ۳۹۶، مسند جابر بن عبد اللہ، حدیث (۱۴۵۲۰)

30 الزیلعی، جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف، تخریج احادیث الکشاف ۲: ۳۳۳، دار ابن خزیمۃ، الریاض، ۱۴۰۸ھ

31 صحیح البخاری، کتاب: الخصومات ۲۶ باب، التقاضی ۹، حدیث (۲۴۲۵)

37 صحیح بخاری، کتاب الخصومات ۴۰ باب ذکر الملائکۃ ۶ حدیث (۳۲۰۹)--- صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب ۴۵، باب اذا احب اللہ عبدا حببہ لعبادہ ۴۸ حدیث (۲۶۳۷)